214

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل قادیان

خطبہ نمبر (۳۶)

ایڈیٹر:۔ غلام نبی — یوم پنج شنبہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق جملہ خط و کتابت بنام مینیجر الفضل

جلد ۳۰	۵۔ ماہ نبوت ۱۳۲۱ہش	۲۵۔ ماہ شوال ۱۳۶۱ھ	۵۔ ماہ نومبر ۱۹۴۲ء	نمبر ۲۵۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۔ ماہ نبوت ۱۳۲۱ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۶½ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو قبض اور جگر کی تکلیف کی وجہ سے ضعف کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی صحت اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

صاحبزادہ مرزا مُبارک احمد صاحب کی بیگم صاحبہ (نواب عبداللہ خان صاحب کی صاحبزادی طیبہ بیگم صاحبہ) کی طبیعت چند روز سے علیل ہے۔ احباب صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

"تبلیغ خاص" کی تحریک کے متعلق بعض امور کی وضاحت

رقوم اور وعدے مرکز میں بھیجے جائیں

جماعت کا ہر فرد اس تحریک میں حصہ لینے کی کوشش کرے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۳۰۔ ماہ اخاء ۱۳۲۱ہش،

مرتبہ: شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

میں نے ایک گزشتہ خطبہ میں

تبلیغ کی ایک نئی تحریک

کے متعلق کچھ کہا تھا۔ اس بارہ میں دوستوں کی طرف سے جو چٹھیاں موصول ہو رہی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعض دوست اس کام کی تفصیلات کو سمجھے نہیں ہیں۔ مثلاً بعض دوستوں نے لکھا ہے کہ ہم نے اس تحریک کے ماتحت ایک یا ایک سے زیادہ خطبہ نمبر جاری کرا دیئے ہیں۔ حالانکہ میرے خطبہ میں کوئی ایک لفظ بھی ایسا نہیں جس میں اس بات کی اجازت ہو۔ کہ اس تحریک کے ماتحت دوست جس کسی کے نام چاہیں۔ اپنے طور پر خطبہ نمبر یا سن رائز جاری کرا دیں۔ پھر بعض نے لکھا ہے۔ کہ ہم نے دفتر الفضل کو لکھ دیا ہے کہ ہماری طرف سے کسی کے نام خطبہ نمبر جاری کر دیا جائے۔ لیکن اس بات کی اجازت کا بھی میرے خطبہ میں کوئی اشارہ تک موجود نہیں۔ کہ دوست اخبار "الفضل" کے عملہ کو لکھ دیں۔ کہ وہ ان کی طرف سے خود ہی کسی کے نام خطبہ نمبر جاری کر دے بلکہ یہ پرچے جن کی اشاعت کے متعلق میں نے تحریک کی ہے۔ وہ

مرکزی فہرستوں کے مطابق

تقسیم کئے جائیں گے۔ اس لئے جو لوگ خود کسی کے نام پرچہ جاری کرنے کے لئے لکھ دیتے ہیں۔ یا دفتر کو ہدایت کر دیتے ہیں۔ کہ ان کی طرف سے کسی کے نام پرچہ جاری کر دیا جائے۔ ان کا ایسے رنگ میں کام کرنا میری اس تحریک میں حصہ لینا نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ اس تحریک میں حصہ لینے والا وہی سمجھا جائے گا۔ کہ جو اس مد میں جتنا بھی چندہ دے سکتا ہے۔ یا دینا چاہتا ہے۔ وہ

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

کے پاس بھیجدے۔ جس کو میں نے اس کام کے لئے مقرر کیا ہے۔ پھر اس رقم سے اخبار اور رسالے اس فہرست کے مطابق تقسیم کئے جائیں گے۔ جو دفتر مرکزی تیار کرے گا۔ ہاں ایسے دوست ایسے ناموں سے اطلاع دے سکتے ہیں۔ جن کے نام پرچہ جاری کرنا ان کے خیال میں مفید ہوگا۔ ایسی تجاویز کا آنا یقیناً ہمارے کام میں ممد ہوگا۔ مگر

فیصلہ مرکز کے اختیار میں

ہوگا۔ وہ ایسے دوستوں کی تجویز کا پابند نہ ہوگا۔

اس بارہ میں میں ایک اور امر بھی واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ جو بعض دوستوں کے خطوط سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی ان پر واضح نہیں ہوا۔ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس تحریک میں حصہ لینے کے یہ معنے ہیں۔ کہ کوئی ایک پرچہ یا ایک سے زیادہ پرچے جاری کرائے جائیں لیکن میرا یہ منشا نہیں۔ جو شخص ایک یا ایک سے زیادہ پرچے جاری کرا سکتا ہے بے شک وہ زیادہ ثواب کا مستحق ہے۔ کسی نیک تحریک میں جتنا زیادہ حصہ کوئی شخص لیتا ہے۔ اتنا ہی زیادہ ثواب کا وہ مستحق ہوگا۔ مگر تحریک جدید کی طرح یہ کسی معین رقم کی تحریک نہیں۔ بلکہ

ایک عام تحریک

ہے۔ اور عام تحریک اسی کو کہہ سکتے ہیں جس میں رقم معین نہ ہو۔ اگر ہم اس تحریک کو بھی انہی لوگوں تک محدود رکھیں۔ جو کم سے کم ایک اخبار جاری کرا سکیں۔ تو اس کے یہ معنے ہوں گے کہ اس میں صرف وُہی لوگ حصہ لے سکیں گے۔ کہ جو کم سے کم اڑھائی روپے یا چار روپے دے سکیں۔ کیونکہ "الفضل" کے ایک خطبہ نمبر کی قیمت اڑھائی روپیہ ہے اور سن رائز کی قیمت چار روپے۔ مگر بہت سے دوست ایسے ہو سکتے ہیں جن کو اڑھائی روپیہ۔ یا چار روپے دینے کی توفیق نہیں مگر ان کے دل میں تبلیغ میں حصہ لینے کا جوش اور خواہش ہے۔ اس لئے اس تحریک کو صرف مالدار لوگوں تک محدود رکھنا مناسب نہیں۔ بلکہ میں چاہتا ہوں۔ کہ

جماعت کا ہر فرد

اس میں حصہ لینے کی کوشش کرے۔ چاہے ایک پیسہ یا دھیلہ دیکر ہی لے۔ فرض کرو۔ ایک ایک پیسہ دیکر ایک سو ساٹھ آدمی اڑھائی روپے جمع کرتے ہیں۔ تو ان میں سے ہر ایک اس تبلیغ میں حصہ دار ہو سکے گا۔ یا اگر چالیس دوست ایک ایک آنہ دینے کی توفیق رکھتے ہیں۔ اور وہ مل کر اڑھائی روپے جمع کر دیتے ہیں۔ اور اس طرح ایک پرچہ جاری کراتے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ انہیں اس عام تحریک سے محروم رکھا جائے۔ یا علیٰ قدر مراتب بعض دوست دو دو آنے یا چار چار آنہ یا آٹھ آٹھ آنہ دے کر حصہ لے سکیں۔ اور اس طرح مل کر ایک پرچہ جاری کرا سکیں۔ تو اگر ہم اڑھائی روپیہ کی شرط لگا دیں۔ تو اس کے یہ معنے ہوں گے

کہ ہم ان کو اس میں حصہ لینے سے روکتے ہیں۔ تحریک جدید اور اس تحریک میں فرق یہی ہے۔ کہ

تحریک جدید کی اصل غرض

یہ ہے۔ کہ زیادہ تر بوجھ آسودہ حال لوگوں پر پڑے۔ تحریک جدید کا مقصد یہ ہے۔ کہ ایک ایسا فنڈ مہیا کیا جائے جو تبلیغ کے کچھ حصہ کا خرچ ادا کرتا رہے۔ چونکہ اس میں جائداد پیدا کرنے کی صورت تھی۔ اس لئے اس کا بوجھ زیادہ تر صاحب جائداد لوگوں پر ڈالا گیا۔ اور یہ شرط رکھی گئی۔ کہ اس میں جو حصہ لینا چاہے۔ کم سے کم ایک سال میں پانچ روپے چندہ دے۔ وہ چونکہ ایسے لوگوں سے تعلق رکھتی ہے۔ اور ایسے کام کے لئے ہے جو مالداروں سے مشابہت رکھتا ہے۔ چاہے سلسلہ کے لئے ہی اس سے جائداد خریدی جا رہی ہے۔ بہرحال وہ مال ہے۔ اس لئے اسے

ایسے لوگوں تک محدود

رکھا گیا۔ جن کی جائدادیں ہوتی ہیں۔ اور اس وجہ سے ان کے اموال مشکوک بھی ہو سکتے ہیں۔ اس لئے یہ تحریک ان کے لئے مخصوص کی گئی۔ تا ان کے مال حلال ہو جائیں۔ اور جائداد کی زکوٰۃ نکل جائے اور ان کی جائدادوں سے ایک حصہ خدا تعالےٰ کے نام پر خرچ ہو سکے۔ مگر یہ تحریک ایسی نہیں۔ جس سے کوئی جائداد بنائی جاتی ہے۔ بلکہ یہ

اعلائے کلمۃ اللہ

کے روزمرہ کے کاموں کے لئے ہے اور اعلائے کلمۃ اللہ کا فرض ہر ایک کے لئے ہے۔ پس اس تحریک میں حصہ لینے میں کوئی روک نہیں۔ اور کوئی شرط نہیں۔ کہ ضرور کم سے کم اتنی رقم دی جائے۔ مگر اس کے یہ معنی بھی نہیں۔ کہ اگر کوئی زیادہ دے سکتا ہے۔ تو میری طرف سے اس رعائت سے فائدہ اٹھا کر وہ کم دے۔ یہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ثواب ملنے کی بات ہے۔ مجھ سے یا کسی اور سے کچھ حاصل کرنے کی بات نہیں۔ اس لئے جو شخص اس میں زیادہ حصہ لے سکتا ہے اور نہیں لیتا۔ وہ خدا تعالےٰ کے حضور ثواب کا حقدار نہیں۔ بلکہ کوتاہی کا مجرم ہوگا۔ تبلیغ کو قرآن کریم نے

ہر مومن پر فرض

قرار دیا ہے۔ اس لئے جو شخص اس میں زیادہ حصہ لے سکتا ہے۔ مگر کم لیتا ہے وہ یقیناً مجرم ہے۔ وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں نے ایک روپیہ دے دیا۔ اور اپنا فرض ادا کر دیا۔ خدا تعالےٰ یہ نہیں کہے گا۔ کہ اسے ایک روپیہ دینے کا ثواب دیا جائے۔ بلکہ کہے گا کہ اس پر چار روپے واجب تھے مگر دیا اس نے ایک۔ اس لئے باقی تین نہ دینے پر اسے گرفت کی جائے۔ پس اس تحریک کو عام کرنے کے معنے یہ نہیں ہیں۔ کہ جو زیادہ دینے کی توفیق رکھتے ہیں وہ اس سے فائدہ اٹھا کر اپنے آپ کو

ثواب سے محروم

کر لیں۔ انہیں چاہیئے کہ ثواب کے اس کام میں بڑھ بڑھ کر حصہ لیں۔ تا اللہ تعالےٰ کی باتیں زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہونچ سکیں۔ اور اللہ تعالےٰ بہت سے لوگوں کے دلوں کو اسلام اور احمدیت کے لئے ان کے ذریعہ کھول دے۔ اور وہ جماعت میں شامل ہوں۔ اور پھر وہ اس تحریک میں حصہ لیں۔ اور پھر ان کے ذریعہ اور لوگ ہدائت پائیں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ اسلام اور احمدیت کو زیادہ سے زیادہ لوگوں کے دلوں میں راسخ کر دے۔ میرے

آج کے خطبہ کی غرض

یہ واضح کرنا ہے۔ کہ اس تحریک میں حصہ لینے سے غرباء کو محروم کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ اگر کوئی ایک پیسہ یا ایک دھیلہ دے کر بھی اس میں حصہ لے سکتا ہے تو لے۔ بلکہ آج کل تو کوڑیوں کا رواج نہیں پہلے زمانہ میں یہ استعمال ہوتی تھیں۔ اگر آج بھی یہ استعمال ہوتیں۔ تو میں کہتا کہ اگر کوئی چند کوڑیاں دے کر بھی اس میں حصہ لینا چاہے تو اسے ثواب سے محروم نہ رکھا جائے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ایسے لوگ بھی تھے۔ جو جنگوں وغیرہ کی تیاری کے لئے ہزاروں روپیہ چندہ دیتے تھے۔ اور وہ بھی تھے۔ جو مٹھی بھر گیہوں یا جَو دیکر ہی حصہ لیتے تھے بلکہ ایک شخص کے پاس کھانے کے لئے کچھ کھجوریں تھیں۔ وہ وہی دے گیا۔ اللہ تعالےٰ مال کی کثرت یا قلت کو نہیں دیکھتا۔ بلکہ دلوں کو دیکھنے والا ہے۔ اور وہ دلوں کی صفائی کو چاہتا ہے۔ اس لئے ایسے کاموں سے کسی کو محروم نہیں رکھنا چاہیئے جن سے دلوں کی صفائی ہوتی ہے۔ تبلیغ بھی ایسے ہی کاموں میں سے ہے۔ جن سے دل کی صفائی ہوتی ہے۔ تبلیغ میں حصہ لینے والا اپنے نفس پر بھی توجہ ڈالتا ہے اور اس طرح اس سے دل کی صفائی ہوتی ہے۔ اصلاح نفس کے ذرائع میں سے تبلیغ ایک بہت بڑا اور اہم ذریعہ ہے اور ہر شخص کو یہ موقعہ نہیں ہوتا۔ کہ وہ دنیا میں جا کر تبلیغ کرے۔ اور اس لئے اگر وہ کسی تحریک میں کچھ رقم دیتا ہے جس کا مقصد تبلیغ کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہونچانا ہوتا ہے۔ تو وہ یقیناً ثواب میں آگے قدم بڑھاتا ہے۔ پس آج کے خطبہ کے ذریعہ میں

دو تو غلط فہمیوں کا ازالہ

کرنا چاہتا ہوں۔ میری اس تحریک کا یہ مطلب نہیں۔ کہ دوست خود ہی کسی کے نام الفضل کا خطبہ نمبر یا سن رائز جاری کرا دیں۔ یا ان اخباروں کے عملہ کو ہدائت کر دیں۔ کہ وہ کسی کے نام ان کی طرف سے اخبار جاری کر دیں۔ اپنے طور پر اگر وہ ایسا کرنا چاہیں تو بے شک کرا دیں لیکن یہ ان کی طرف سے اس تحریک میں حصہ لینا نہ ہوگا۔ اس میں حصہ لینے والا وہی سمجھا جائے گا۔ جو اس تحریک میں

روپیہ یا وعدہ تحریک جدید میں

بھیجے۔ پھر اس تحریک میں وعدہ کرنیوالے اس امر کا خیال رکھیں۔ کہ یہ کوئی ایسی تحریک نہیں۔ کہ اس کے وعدے سالوں پر پھیلائے جائیں گے۔ اور ان وعدوں کی ادائیگی کے لئے یاددہانیوں کے لئے کوئی دفتر قائم کیا جائیگا۔ یہ کوئی ایسی رقم نہیں۔ کہ یاددہانیوں کے لئے کوئی دفتر مقرر کیا جا سکے۔ اگر اس کے لئے کوئی دفتر مقرر کیا جائے۔ تو یہ رقم اسی پر خرچ ہو جائیگی۔ اس میں تو جو وعدہ ہوگا۔ وہ لکھ لیا جائے گا۔ اور وعدہ کرنے والے کو چاہیئے کہ ایک ماہ کے اندر اندر خود ہی موعودہ رقم بھیجدے۔ اگر تو کوئی ایک ماہ تک بھیج دے گا۔ تو وہ شمار کر لیا جائے گا۔ ورنہ اس کا نام کاٹ دیا جائے گا۔ کسی کو یاددہانی نہ کرائی جائے گی۔ کیونکہ اس کے لئے کوئی الگ دفتر نہیں۔ یہ رقم اتنی تھوڑی ہے کہ اس کے لئے کوئی الگ دفتر مقرر نہیں کیا جا سکتا۔ اور نہ یاددہانیوں کے لئے کوئی خرچ کیا جا سکتا ہے۔ تحریک جدید کے چندہ کا وعدہ کرنے والوں کو یاددہانی کرائی جاتی ہے۔ اور دفتر سے بعض دفعہ دس دس بارہ بارہ چٹھیاں لکھی جاتی ہیں۔ میرے خطبوں کے پرچے بھیجے جاتے ہیں۔ آجکل لفافہ چھ پیسے میں اور کارڈ تین پیسے میں جاتا ہے۔ اخبار پر بھی جو یاددہانی کے طور پر بھجوایا جائے۔ دو پیسہ کے ٹکٹ لگتے ہیں۔ اور اگر اس چھوٹی سی رقم کے لئے تحریک جدید کی طرح ہی بار بار خط لکھے جائیں۔ یا اخبار کے پرچے بھیجے جائیں تو جس نے آٹھ آنہ کا وعدہ کیا ہے۔ اس پر تو یاددہانیوں میں وعدہ کی رقم ساری ہی خرچ ہو جائے گی۔ بلکہ ہو سکتا ہے۔ کہ اس سے بھی زیادہ خرچ آ جائے۔ جتنا کسی کا وعدہ ہے۔ اس لئے اس تحریک کے متعلق کوئی ایسی صورت اختیار نہ کی جائیگی اس میں جو وعدہ کرے گا سمجھا جائے گا۔ کہ وہ خود ہی رقم بھیجدے گا۔ اور اگر وہ خود نہ بھیجیگا۔ تو اس کا نام کاٹ دیا جائے گا۔ اس لئے جو اس میں حصہ لینا چاہتا ہے۔ چاہیئے کہ وہ نقد ادا کر دے۔ اور اگر زیادہ رقم دینا چاہتا ہے۔ اور ساری رقم اس کے پاس نقد نہیں۔ تو بقیہ بعد میں ادا کرنے کے لئے وقت مقرر کرے۔ اور پھر خود ہی اس وقت تک بھیجدے۔ کوئی دفتر اس بارہ میں یاددہانی نہ کرائے گا۔ غرض یکمشت وعدہ کی رقم ایک ماہ تک آ جانی چاہیئے۔ لیکن اگر کوئی شخص ۲ ماہ کے بعد ادا کرنا چاہتا ہے۔ تو اسے نام لکھانے کی ضرورت نہیں۔ ۲ ماہ کے بعد یا جب بھیجنا چاہے پھر بھیجدے۔ اس میں کوئی ایسی شرط نہیں۔ کہ فلاں تاریخ تک ہی اس میں حصہ لیا جا سکے گا۔ جیسے تحریک جدید میں ہوتا ہے۔ جب بھی کوئی چاہے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

215

رقم بھیج سکتا ہے۔ ہاں جلد حصہ لینے والے سابقون میں شمار ہوں گے۔ اور خدا تعالیٰ کے حضور اسی ثواب کے مستحق ہوں گے۔ جو سابقون کو ملتا ہے۔

اسی سلسلہ میں میں

ایک اور بات •

کی طرف بھی دوستوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں - اور وہ صدر انجمن احمدیہ اور نظارت دعوۃ و تبلیغ سے تعلق رکھتی ہے پہلے خطبہ نمبر زیادہ صفحات پر شائع ہوا کرتا تھا۔ اور اس میں خطبہ کے علاوہ اور مضامین بھی ہوا کرتے تھے۔ مگر اب وہ بھی آٹھ ہی صفحات کا ہوتا ہے۔ اس سے وہ غرض پوری نہیں ہو سکتی۔ جو میری اس تحریک سے ہے۔ میری غرض یہ ہے کہ خطبہ نمبر ایسا ہو۔ کہ جس میں ساری باتیں آجائیں۔ صرف خطبہ ہی نہ ہو۔ اس لئے

خطبہ نمبر کے صفحات

بڑھائے جائیں۔ زیادہ نہیں۔ تو کم سے کم بارہ صفحات کا ہی ہو۔ اگر اخبار والے یہ ثابت کر دیں۔ کہ بارہ صفحات کا پرچہ اتنی قیمت میں نہیں دیا جا سکتا۔ تو قیمت میں اضافہ کی بھی اجازت دی جا سکتی ہے۔ اگرچہ میں اس بات کو نہیں سمجھ سکتا۔ کہ کیوں اسی قیمت میں بارہ صفحات کا پرچہ نہیں دیا جا سکتا۔ اخبار "فاروق" بارہ بلکہ سولہ صفحات کا ہوتا تھا۔ اور اس کی قیمت اڑھائی روپیہ ہی تھی۔ اگر الگ ایڈیٹر اور علیحدہ عملہ رکھنے کے باوجود "فاروق" زیادہ صفحات پر شائع ہو سکتا تھا۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ "الفضل" زیادہ صفحات کا شائع نہ ہو سکے۔ جبکہ اس کے لئے کسی علیحدہ عملہ کا خرچ برداشت نہ کرنا پڑے گا۔ تاہم اگر وہ ثابت کر دیں۔ کہ خرچ زیادہ آتا ہے۔ تو خواہ سمجھ میں نہ آئے قیمت میں اضافہ کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ بہرحال خطبہ نمبر کو

خاص طور پر ایڈٹ

کیا جانا چاہیئے۔ "سن رائز" کا نصف سے زیادہ حصہ دوسرے مضامین کے لئے وقف ہوتا ہے۔ کوشش کی جائے۔ کہ اس میں بھی اور الفضل کے خطبہ نمبر میں بھی

زیادہ سے زیادہ تبلیغی کوائف

اور ہند و بیرون ہند میں جماعت کی تبلیغی مساعی کا ذکر ہو۔ تا اُسے مطالعہ کرنے والا سلسلہ کے حالات سے پوری طرح واقف ہو سکے۔ میں جماعت کے مضمون نگار دوستوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اس پرچہ کو زیادہ سے زیادہ دلچسپ بنانے کی کوشش کریں۔ اس کے متعلق میں نے پہلے بھی توجہ دلائی ہے۔ اور کئی بار ایسی باتیں بھی بیان کی ہیں۔ جن پر عمل کر کے اسے زیادہ دلچسپ بنایا جا سکتا ہے۔ مگر ان کی طرف اتنی توجہ نہیں کی گئی۔ جتنی کرنی چاہیئے تھی۔ اور جتنی توجہ کرنے سے وہ پرچہ بہت زیادہ مفید ہو سکتا ہے اس میں ایسے

دلچسپ مضامین

ہونے چاہئیں۔ کہ اگر کسی کو سلسلہ سے مذہبی دلچسپی نہ بھی ہو۔ تو بھی وہ ضروری اسلامی مضامین کے لحاظ سے اسے پڑھنے پر مجبور ہو۔ حق بات یہی ہے۔ کہ جو شخص ایک بار دیانت داری سے سلسلہ کے لٹریچر کا مطالعہ کرے۔ وہ مجبور ہو جاتا ہے۔ کہ پھر بھی اُسے پڑھے۔ تھوڑا عرصہ ہوا۔ مجھے ایک غیر احمدی صاحب کا خط آیا۔ جس میں انہوں نے لکھا تھا۔ کہ میں پہلے آپ کی

جماعت کا سخت مخالف

تھا۔ اور آپ کے لٹریچر کو ہاتھ بھی نہ لگاتا تھا۔ ایک دفعہ میں نے مجبوری کی حالت میں۔ "الفضل" کا ایک پرچہ پڑھ لیا۔ اور اب میں باقاعدہ اس کا مطالعہ کرتا ہوں۔ اور سمجھتا ہوں۔ کہ اسلامی اُمور کی تائید جیسی اس اخبار میں ہوتی ہے۔ ویسی اور کسی میں نہیں ہوتی۔ اور

اسلام کی سچی خدمت کرنے والا

یہی اخبار ہے۔ تو دیانتداری سے سلسلہ کا لٹریچر پڑھنے والوں پر ضرور اثر ہوتا ہے مجھے یاد ہے۔ جب میں نے "الفضل" کو جاری کیا۔ وہ ہفتہ وار تھا۔ اور کئی غیر احمدیوں کو اس سے عقیدت تھی۔ ایک فیروزہ سے

ایک غیر احمدی نوجوان کا خط

مجھے آیا۔ اس نے لکھا تھا کہ تین ماہ سے یہ اخبار میرے نام آتا ہے۔ میں غیر احمدی ہوں ابھی ایک ماہ ہوا۔ میری شادی ہوئی ہے اور مجھے اپنی بیوی سے بڑی محبت ہے اس ہفتہ آپ کا اخبار مجھے نہیں ملا۔ معلوم نہیں۔ دفتر کی غلطی سے یا ڈاکخانہ کی غلطی سے۔ بہرحال مجھے پرچہ نہیں ملا۔ اور اس سے مجھے اتنی تکلیف ہوئی ہے۔ کہ میں نہیں سمجھتا۔ اگر مجھے یہ اطلاع ملتی کہ میری بیوی فوت ہو گئی ہے۔ تو اس خبر کے سننے سے مجھے زیادہ تکلیف ہوتی یا پرچہ کے نہ ملنے سے زیادہ ہوئی ہے اس سے قیاس کیا جا سکتا ہے۔ کہ اگر

سلسلہ کا لٹریچر

بار بار کسی کے سامنے آتا رہے۔ تو اس قسم کا لگاؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ اس کے بغیر وہ رہ نہیں سکتا۔ جب تک تو انسان واقف نہیں ہوتا۔ وہ سمجھتا ہے خبر نہیں۔ یہ کیسے لوگ ہیں۔ مگر جب وہ واقف ہو جائے۔ تو اس پر ضرور اثر ہوتا ہے۔ پچھلے دنوں ایک معزز غیر احمدی یہاں آئے۔ اور حالات کو دیکھ کر ان پر اتنا اثر ہوا۔ کہ انہوں نے کہا۔ کہ آپ لوگوں کو چاہیئے۔ باہر سے لوگوں کو یہاں بلوایا کریں۔ یہاں آکر بہت سی غلط فہمیاں جو باہر پھیلی ہوتی ہوتی ہیں۔ دُور ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح چند روز ہوئے

ایک غیر مسلم لیڈر

یہاں آئے۔ اور جب مجھ سے ملے۔ تو انہوں نے بھی یہی کہا۔ کہ باہر آپ لوگوں کے متعلق بہت سی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں۔ چاہیئے۔ کہ آپ باہر سے لوگوں کو بکثرت یہاں بلایا کریں۔ اور یہاں کے حالات ان کو دکھائیں۔ مگر قادیان میں آنا ہر ایک کا کام نہیں۔ ہاں اخبار اور لٹریچر ان تک پہنچایا جا سکتا ہے کچھ عرصہ ہوا۔ چودھری ظفر اللہ خان صاحب کے ساتھ گورنمنٹ آف انڈیا کے ایک بڑے افسر قادیان آئے۔ وہ چودھری صاحب کے دوست تھے۔ یہاں سے واپس جانے کے بعد ایک دفعہ وہ چودھری صاحب سے ملے۔ تو مذاق میں کہنے لگے۔ کہ آپ لوگوں کو چاہیئے۔ مجھے تنخواہ دیا کریں۔ چودھری صاحب نے پوچھا۔ کیوں۔ وہ کہنے لگے کہ میں

آپ لوگوں کا مبلغ

ہوں۔ وہ ہندو تھے۔ اور گورنمنٹ آف انڈیا میں ایک بڑے افسر تھے۔ وہ کہنے لگے۔ کئی لوگ میرے پاس آتے ہیں اور مختلف باتیں ہوتی رہتی ہیں۔ میں نے محسوس کیا ہے۔ کہ ہر ایک کا دل آپ لوگوں کے خلاف بغض سے بھرا ہوا ہے۔ جس سے بھی ذکر آئے۔ وہ بُرا بھلا کہنے لگ جاتا ہے۔ بعض مجھ پر بھی اعتراض کرتے ہیں۔ کہ آپ قادیان کیوں چلے گئے۔ میں ان سے کہا کرتا ہوں۔ کہ

سچائی معلوم کرنے کے دو طریق

ہو سکتے ہیں۔ یا تو آدمی لٹریچر کو پڑھے یا خود ان لوگوں کے حالات کو دیکھے۔ لٹریچر کے لحاظ سے میں اور آپ برابر ہیں۔ نہ میں نے کوئی لٹریچر پڑھا ہے نہ آپ نے۔ اس لئے اس لحاظ سے نہ آپ کو اعتراض کا حق ہے۔ اور نہ مجھے باقی رہ گیا۔ دوسرا ذریعہ۔ سو میں خود وہاں جا کر دیکھ آیا ہوں۔ مگر آپ نے نہیں دیکھا۔ میں دیکھ آیا ہوں۔ کہ وہاں بہت اچھا کام ہو رہا ہے۔ اس لئے میرا حق ہے۔ کہ کوئی دعوےٰ کر سکوں۔ آپ کا کوئی حق نہیں۔ کیونکہ آپ نے دیکھا نہیں ایسے آدمی کی بات کا بہت اثر ہوتا ہے لوگ سمجھتے ہیں۔ یہ ہندو ہے۔ اتنا بڑا افسر ہے۔ اور یہ اجنبی ہو کر تعریف کرتا ہے غلط نہیں کہتا ہو گا۔ پس حقیقت معلوم کرنے کے دو ہی طریق ہیں۔ یا تو یہاں آکر کوئی دیکھے۔ اور یا لٹریچر کا مطالعہ کرے۔ یہاں آنا تو مشکل ہے۔ گو جو آتے ہیں۔ وہ ضرور اثر لے کر جاتے ہیں جلسہ پر جو غیر احمدی یہاں آتے ہیں۔ ان میں سے ساٹھ ستر فیصدی بیعت کر لیتے ہیں۔ مگر ہر ایک یہاں آ نہیں سکتا۔ بالخصوص بڑے لوگوں کا آنا تو بہت ہی مشکل ہوتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو ایسا مشغول سمجھتے ہیں۔ کہ انکا خیال ہوتا ہے ساری دُنیا انہی کے سہارے پر چل رہی ہے اگر وہ اپنا کام نہ کریں تو دُنیا کا کام چلنا بند ہو جائے ویسے بھی وہ جب تک کوئی بڑی پوزیشن والا آدمی ان کو نہ بلائے۔ آنا مناسب نہیں سمجھتے۔ بعض بڑے بڑے لوگوں کو جب چودھری ظفر اللہ خان صاحب بلاتے ہیں۔ تو وہ آجاتے ہیں۔ مگر دوسرے جو ان سے واقف نہیں اور جنکو وہ نہیں بلاتے ان کے آنے کی کوئی خاص صورت نہیں۔ مگر ہم

Digitized By Khilafat Library Rabwah

لٹریچر کے ذریعہ

ان تک پہونچ سکتے ہیں۔ اس لئے نہ صرف یہ کہ ہمیں ان تک لٹریچر پہونچانا چاہیئے۔ بلکہ جو لٹریچر بھیجا جائے۔ وہ ایسا مکمل ہونا چاہیئے۔ کہ اسلام اور احمدیت کا صحیح نقشہ پڑھنے والے کی آنکھوں کے سامنے آجائے۔ اس کے لئے میں الفضل کے عملہ اور نظارت دعوۃ و تبلیغ کو جس کے ماتحت وہ ہے اور دفتر تحریک جدید کو جس کے ماتحت سن رائز ہے توجہ دلاتا ہوں۔ کہ ان پرچوں کو زیادہ سے زیادہ مکمل اور دلچسپ بنانے کی کوشش کریں۔ ان کے علاوہ میں

سلسلہ کے مضمون نگاروں

کو بھی جنہیں اللہ تعالےٰ نے اچھا لکھنے کی توفیق دی ہے۔ یہ کہتا ہوں۔ کہ وہ مختصر عبارتوں میں ایسے مضامین لکھیں کہ جن سے یہ پرچے زیادہ دلچسپ اور زیادہ مفید بن سکیں۔ اور لوگوں کی توجہ تبلیغ کیطرف کھینچ سکے۔ خالی دلچسپی بھی کوئی چیز نہیں۔ یہ تو بھانڈپن ہی ہے۔ بلکہ

دلچسپی کا مطلب

یہ ہے۔ کہ دین کے معاملات کو ایسی عمدگی اور خوبصورتی سے پیش کیا جائے۔ کہ لوگوں کے دل ان کیطرف مائل ہوں۔ قرآن کریم سے زیادہ دلچسپ کتاب اور کوئی نہیں ہوسکتی۔ مگر اس میں کھیل تماشہ کی کوئی بات نہیں۔ پھر بھی کافر یہ کہتے تھے کہ کانوں میں انگلیاں ڈال لو۔ خوب شور مچاؤ۔ تا یہ کلام کانوں میں نہ پڑے۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساحر اور قرآن کریم کو سحر کہتے تھے۔ یہ دلچسپی کی ہی بات ہے۔ اور اس کا مطلب یہی ہے۔ کہ جو سنے اس پر ضرور اثر ہوتا ہے۔ بشرطیکہ اس کے دل میں خدا کا خوف ہو۔ ہاں جس کا دل ہی بیمار ہو۔ اس پر کوئی اثر نہیں ہوسکتا جس طرح کوئی کھانا خواہ کس قدر لذیذ اور عمدہ کیوں نہ ہو۔ بیمار آدمی کو اس کی طرف رغبت نہیں ہوتی۔ پس جن کے دل بیمار نہ ہوں۔ ان پر

خدا تعالےٰ کے کلام کا اثر ضرور

ہوتا ہے۔ اور جن کے دل بیمار نہیں۔ اور جو دل سے مذہب کو سچا سمجھتے ہیں۔ ان کے لئے قرآن کریم سحر کا کام دیتا ہے اور ایسا اثر کرتا ہے۔ کہ گویا جادو ہے جو اپنی طرف کھینچے لئے جا رہا ہے۔ اسی وجہ سے مکہ کے لوگ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساحر اور قرآن کریم کو سحر کہتے تھے۔ اور اسی وجہ سے سب انبیاء کو ساحر کہا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی ساحر کہتے تھے۔ مجھے یاد ہے ایک دوست سے سنا کہ فیروز پور کے علاقہ میں ایک مولوی تقریر کر رہا تھا۔ کہ احمدیوں کی کتابیں بالکل نہ پڑھنی چاہئیں۔ اور قادیان میں ہرگز نہ جانا چاہیئے۔ اور اس کذاب نے لوگوں کو اپنا

ایک من گھڑت واقعہ

بھی اپنی بات کی تائید میں سنایا۔ اس نے کہا میں ایک دفعہ قادیان گیا۔ میرے ساتھ ایک رئیس بھی تھا۔ ہم مہمان خانہ میں جا کر ٹھہرے۔ اور کہا کہ مرزا صاحب سے ملنا ہے۔ تھوڑی دیر میں مولوی نورالدین صاحب آگئے۔ اور بڑی میٹھی میٹھی باتیں کرنے لگے۔ اس کے تھوڑی دیر کے بعد ہمارے لئے ایک شخص حلوا لایا۔ اور مولوی نور دین صاحب نے کہا۔ کہ یہ آپ لوگوں کے لئے تیار کرایا گیا ہے۔ میں تو جانتا تھا۔ اس لئے سمجھ گیا۔ کہ اس

حلوے پر جادو

کیا گیا ہے۔ اس لئے اسے ہاتھ تک نہ لگایا۔ مگر میرے ساتھی کو پتہ نہ تھا اس نے کھا لیا۔ میں کوئی بہانہ بنا کر وہاں سے کھسک گیا۔ مولوی نور دین صاحب کو یہ پتہ نہ لگ سکا۔ کہ میں نے حلوا نہیں کھایا۔ تھوڑی دیر کے بعد میرا وہ ساتھی کہنے لگا۔ کہ میرے دل کو تو ایسی کشش ہو رہی ہے۔ کہ میں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ گویا اس پر حلوے کا اثر ہو گیا مگر میں نے تو کھایا ہی نہ تھا۔ اس لئے مجھ پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اور تھوڑی دیر ہوئی تو مرزا صاحب نے

اپنی فٹن تیار کرائی

اس میں وہ خود بھی بیٹھے اور مولوی نور دین صاحب کو بھی بٹھایا۔ مجھے بھی ساتھ بٹھا لیا۔ اور لگے مجھ سے باتیں کرنے میں بھی تجربہ کرنے کے لئے سر ہلاتا گیا انہوں نے سمجھا۔ یہ مان لے گا۔ اس نے حلوا کھا لیا ہوا ہے۔ پہلے تو کہا کہ میں نبی ہوں۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد کہا۔ کہ میں محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے بھی بڑھ کر ہوں۔ اور پھر کہا کہ میں خدا ہوں۔ یہ باتیں سنکر میں نے کہا استغفر اللہ یہ سب جھوٹ ہے۔ اس پر مرزا صاحب نے مولوی نور دین سے حیرت کے ساتھ پوچھا کہ کیا اسے حلوا نہیں کھلایا تھا۔ انہوں نے کہا کھلایا تو تھا۔ اس مجلس میں

ایک غیر احمدی وکیل

بھی تھے۔ جو کسی زمانہ میں یہاں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پاس علاج کے لئے آئے تھے۔ یہ بات سن کر وہ کھڑے ہو گئے۔ اور کہا کہ میں تو مولویوں سے پہلے ہی بدظن تھا۔ اور سمجھتا تھا۔ کہ یہ لوگ بہت جھوٹے ہوتے ہیں۔ مگر آج میں نے سمجھا۔ کہ ان سے زیادہ جھوٹا اور کوئی ہوتا ہی نہیں۔ انہوں نے لوگوں سے کہا آپ لوگ جانتے ہیں میں احمدی نہیں ہوں۔ مگر میں علاج کے لئے خود وہاں ہو کر آیا ہوں اور وہاں رہا ہوں۔ مولوی صاحب نے جتنی باتیں کیں سب غلط ہیں۔ فٹن تو کجا وہاں تو کوئی تانگہ بھی نہیں (اس زمانہ میں یہاں یکے ہی ہوتے تھے۔ اور

خدا تعالےٰ کی عجیب قدرت

ہے۔ کہ فٹن آج تک یہاں نہیں ہے۔ تو اب بھی ایسے لوگ ہیں جو سمجھتے ہیں۔ کہ یہاں جادو ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ وہ دیکھتے ہیں کہ جو لوگ اس جماعت میں داخل ہوتے ہیں۔ ان کو ماریں پڑتی ہیں۔ گالیاں دی جاتی ہیں۔ بے عزت کیا جاتا ہے۔ ان کو مالی نقصان پہونچایا جاتا ہے۔ پھر بھی یہ خدا ہی رہتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں۔ ان کو مار پیٹ گالی گلوچ اور

نقصانات کی وجہ

سے ڈر جانا چاہیئے۔ مگر ان پر کسی بات کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اور وہ یہ بھی دیکھتے ہیں۔ کہ یہ لوگ عقل بھی رکھتے ہیں بے وقوف نہیں ہیں۔ اور عقل رکھنے کے باوجود ان کا اس طرح وابستہ رہنا جادو کی وجہ سے ہی ہوسکتا ہے۔ حالانکہ یہ جادو

سچائی کا جادو

ہوتا ہے۔ سچائی انسان کو اپنی طرف ایسا مائل کر لیتی ہے۔ کہ جادو کیا کر سکتا ہے۔ دُنیا کے جادوگروں میں سے کون ایسا ہے۔ جو لوگوں سے وہ قربانیاں کرا سکے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کرائیں۔ میں نے

بوعلی سینا کا واقعہ

پہلے بھی کئی بار سنایا ہے۔ ایک دفعہ اس کا ایک شاگرد اس کی فلسفیانہ باتوں سے ایسا متاثر ہوا۔ کہ اس نے کہا۔ کہ آپ تو نبی ہیں۔ اگر آپ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے زمانہ میں ہوتے تو آپ نبی ہوتے۔ بوعلی نے اس کی بات سنی تو چپ ہو رہا۔ یوں تو وہ شرابی کبابی آدمی تھا۔ معلوم ہوتا ہے۔ عقلی طور پر اسلام کو مانتا تھا۔ اپنے شاگرد کی یہ بات سن کر وہ خاموش ہو رہا۔ سردیوں کا موسم آیا۔ تو ایک دفعہ وہ اس کے ساتھ ایک

تالاب کے پاس

سے گزرا۔ جس پر برف جمی ہوئی تھی۔ اس نے اپنے اس شاگرد سے کہا کہ کپڑے اتار کر اس تالاب میں چھلانگ لگا دو۔ یہ بات سن کر اس شاگرد نے کہا۔ کہ میں تو آپ کو بڑا حکیم سمجھتا تھا۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ آپ تو پاگل ہو گئے ہیں۔ جو مجھ سے ایسی سخت سردی کے موسم میں اس برف میں چھلانگ لگوانا چاہتے ہیں۔ بوعلی نے اسے کہا کہ تجھے یاد ہے۔ ایک دفعہ تو نے کہا تھا۔ کہ میں نبی ہوں۔ اور کہ اگر محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے زمانہ میں میں ہوتا تو میں نبی ہوتا۔ بے وقوف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہنے پر تو لوگ آگ میں کود جاتے تھے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

216

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ان کے کہنے پر ہزاروں لوگوں نے اپنی جانیں قربان کردیں۔ اور میرے کہنے پر تم بھی تالاب میں چھلانگ لگانے کو تیار نہیں ہوتے۔

تو اللہ تعالےٰ کے انبیاء کے کہنے پر لوگ جو جو قربانیاں کرتے ہیں۔ ان کی مثال کسی دُوسری جگہ نہیں مل سکتی۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ کا واقعہ ہے۔ اسلامی لشکر کہیں جارہا تھا۔ کہ رستہ میں ایک یخ بستہ دریا تھا۔ اسلامی فوج کے کمانڈر نے ایک سپاہی کو حکم دیا۔ کہ اس میں چھلانگ لگادو۔ اس نے فوراً تعمیل کی۔ اور

گرنے کے ساتھ ہی اس پر فالج

گرا۔ اور پھر اسے گھسیٹ کر باہر نکالنا پڑا۔ اس واقعہ کا جب حضرت عمرؓ کو علم ہؤا۔ تو آپ نے حکم دیا۔ کہ کوئی کمانڈر کسی سپاہی کو ایسا حکم نہ دے جو انسانی طاقت سے بالا ہو۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو الگ رہے۔ آپؐ کے خلیفہ اور اس کے بھی ماتحت ایک فوجی افسر کے حکم پہ ایک سپاہی نے برف میں چھلانگ لگادی۔ اور پُوچھا تک نہیں کہ اس کا کیا فائدہ۔ حالانکہ وہ افسر کمانڈر انچیف نہ تھا۔ بلکہ معمولی سا افسر تھا۔ تو

اللہ تعالیٰ کے انبیاء اور مامورین کے ساتھ ایسی عقیدت اللہ تعالیٰ دلوں میں پیدا کر دیتا ہے۔ کہ لوگ کسی بھی قربانی سے نہیں ڈرتے۔ اور اس لئے لوگ ان کو ساحر کہتے ہیں۔ مگر یہ سحر

سچائی کا سحر

ہوتا ہے۔ اور اس سحر کے مقابلہ میں لوگوں کے خود ساختہ سحر کی کوئی حقیقت ہی نہیں ہوتی۔ پس اس سچائی کے سحر کو چلانے کی ضرورت ہے۔ مگر یہ ایسا جادُو ہے۔ جو پڑھنے سے چلتا ہے۔ بند رکھنے سے نہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو قرآن اور اس کی تفسیر دنیا کو دی۔ وہ اگر تمہارے گھروں میں بند رہے گی۔ تو دنیا کو اس سے کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ دنیا اس کو اسی وقت سمجھ سکے گی۔ جب

وُہ لوگوں کے سامنے پیش

کی جائے گی۔ پس یہ کام ہے جو ہمیں کرنا ہے۔ اور اسی کے لئے میں نے یہ تحریک کی ہے۔ اب تک اس میں دس گیارہ سو روپیہ کے وعدے آچکے ہیں۔ ڈاک میں جو وعدے مجھے بعد میں ملے ہیں۔ ان سے یہ رقم دو ہزار سے بڑھ گئی ہے۔ یہ اتنی رقم ہے۔ کہ اس سے دونوں اخباروں کے قریباً دو دو سو پرچے جاری کئے جا سکتے ہیں (بعد میں غور کرکے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ کچھ حصہ اس رقم کا اُردو کا ریویو جاری کرنے پر بھی خرچ کیا جائے) ابھی بعض تار اور خطوط وغیرہ میں نے دیکھے نہیں۔ ممکن ہے کچھ وعدے اور بھی آئے ہوں۔ اور اب کہ میں نے اس تحریک کی

پوری طرح وضاحت

کردی ہے۔ میں اُمید رکھتا ہوں۔ کہ سب دوست اس میں حصہ لیں گے۔ اب تک جو وعدے آئے ہیں۔ وُہ صرف ستّر اسّی دوستوں کی طرف سے ہی ہیں۔ اور اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ کہ اگر جماعت اس میں پوری طرح حصہ لے۔ تو یقیناً یہ تحریک بہت کامیاب اور مفید ہو سکتی ہے۔

تحریک تبلیغ خاص کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ارشادات

فرمایا (۱) "اس سلسلہ میں نے یہ تجویز کی ہے کہ سردست ضرورت ہے کہ ایک حد تک اس طبقہ میں جو علماء۔ رؤساء اور امراء یا پیرو اور گدی نشینوں کا طبقہ ہے۔ اس تک سلسلہ کا لٹریچر بھیجا جائے"۔

(۲) "الفضل کا خطبہ نمبر" یا انگریزی دان طبقہ تک "سن رائز" جس میں میرے خطبہ کا انگریزی ترجمہ چھپتا ہے۔ باقاعدہ پہنچایا جائے تمام ایسے لوگوں تک انکو پہنچایا جائے۔ جو عالم ہیں۔ یا امراء۔ رؤساء یا مشائخ میں سے ہیں۔ اور جن کا دُوسروں پر اثر ورسُوخ ہے"۔

(۳) "اس کثرت سے انکو بھیجیں کہ وُہ تنگ آکر یا تو اس طرف توجہ کریں یا مخالفت کا بیڑا اٹھائیں اور اس طرح تبلیغ کے اس طریق کی طرف آئیں جسے آخر میں ہم نے اختیار کرنا ہے"۔

(۴) "لٹریچر اور "الفضل کا خطبہ نمبر" یا "سن رائز" بھیجنے کے علاوہ ایسے لوگوں کو خطوط کے ذریعہ بھی تبلیغ کی جائے۔ اور بار بار ایسے ذریعہ اختیار کرکے ان کو مجبور کردیں۔ کہ یا تو وہ صداقت کی طرف توجہ کریں۔ اور تحقیق کرنے لگیں۔ یا پھر مخالفت شروع کردیں"۔

(۵) "اس کام کی ابتدا کرنے کے لئے میں نے ایک خط لکھا ہے۔ جو پہلے اُردو اور انگریزی میں۔ اور اگر ضرورت ہوئی۔ تو دوسری زبانوں میں بھی ترجمہ کرا کے دنیا کے بادشاہوں اور ہندوستان کے راجوں کی طرف بھیجا جائیگا۔ اس قسم کے خطوط بھی وقتاً فوقتاً جاتے رہیں"۔

(۶) "مگر اصل چیز "الفضل کا خطبہ نمبر" یا "سن رائز" ہے۔ جو ہر ہفتہ انکو پہنچتا رہے۔ اور چونکہ خطبہ کے متعلق مسنون طریق یہی ہے کہ وہ اہم امور پر مشتمل ہو۔ اس لئے اس میں سب مسائل پر بحثیں آجاتی ہیں۔ اس میں سلسلہ کے مسائل بھی ہوتے ہیں۔ جماعت کو قربانی کی طرف بھی توجہ دلائی جاتی ہے۔ اور مخالفتوں کا ذکر بھی ہوتا ہے۔ اور اس طرح جس شخص کو ہر ہفتہ یہ خطبہ پہنچتا رہے۔ احمدیت گویا ننگی ہوکر اسکے سامنے آتی رہے گی"۔

(۷) "وہ بخوبی اندازہ کرسکتا ہے کہ اس جماعت کی اُمنگیں اور آرزوئیں کیا ہیں۔ کیا ارادے ہیں۔ یہ کیا کرنا چاہتے ہیں۔ دشمن کیا کہتا ہے۔ اور یہ کس رنگ میں اس کا مقابلہ کرتے ہیں یا کرنا چاہتے ہیں"۔

(۸) "اگر اس رنگ میں کام شروع کیا جائے۔ تو ایک شور مچ سکتا ہے۔ اگر دو ہزار آدمی بھی ایسے ہوں جن کے پاس ہر ہفتہ سلسلہ کا لٹریچر پہنچتا رہے۔ تو بہت اچھے نتائج کی توقع کی جاسکتی ہے۔

(۹) ان لوگوں کو چٹھیاں بھی جاتی رہیں اور ان سے پوچھا جائے۔ کہ آپ ہمارا لٹریچر مطالعہ کرتے ہیں یا نہیں۔ اگر کوئی کہے کہ نہیں۔ تو اس سے پوچھا جائے کہ کیوں نہیں۔ یہ پوچھنے پر بعض لوگ لڑینگے اور یہی ہماری غرض ہے کہ وہ لڑیں یا سوچیں۔ جب کسی سے پُوچھا جائیگا کہ کیوں نہیں پڑھتے تو وہ کہیگا کہ یہ پوچھنے سے تمہارا کیا مطلب ہے۔ تو ہم کہینگے۔ کہ پُوچھنا ضروری ہے۔ کیونکہ یہ خدا تعالےٰ کی آواز ہے جو آپ تک پہنچائی جارہی ہے۔ اسپر وہ یا تو کہے گا۔ سُنا لو۔ یا پھر کہیگا کہ

آپکو لڑکے کی خواہش ہے

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا ۹۹ فیصدی مجرب نسخہ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ انکو حمل کے پہلے مہینے سے ہی "فضل الٰہی" دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ قیمت پندرہ روپے مکمل کورس۔ مناسب ہوگا کہ لڑکا پیدا ہونے پر ایام رضاعت میں ماں اور بچہ کو اٹھراء کی گولیاں جن کا نام

"ہمدرد نسواں"

ہے۔ دی جائیں۔ تاکہ بچہ آئندہ مہلک بیماریوں سے محفوظ رہے۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

بیوٹرین

کے استعمال سے

چھائیوں کا نام ونشان تک باقی نہیں رہتا

کیل و مہاسوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتی ہے

جھریوں بدنما داغوں کو دُور کرکے چہرے کو خوبصورت بناتی ہے پھوڑے پھنسی کیلئے مجرب ہے

قدرتی پیداوار خوشبودار پھولوں سے تیار کی جاتی ہے

سہیلیوں اور دوستوں کو پیش کرنیکا بہترین تحفہ ہے

سول ایجنٹ برائے قادیان سلطان برادرز قیمت ایک روپیہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

میں نہیں مانتا۔ اور جس دن کوئی کہے گا کہ جاؤ میں نہیں مانتا۔ اسی دن سے وہ خدا تعالےٰ کا مدمقابل بن جائے گا۔ اور ہمارے راستہ سے اٹھا لیا جائے گا۔"

(۱۰) "جن لوگوں تک یہ آواز ہم پہنچائیں گے ان کے لئے دو ہی صورتیں ہوں گی۔ یا تو ہماری جو رحمت کے فرشتے ہیں سنیں۔ اور یا پھر ہماری طرف سے منہ موڑ کر خدا تعالےٰ کے فرشتوں کی تلوار کے آگے کھڑے ہو جائیں۔ مگر اب تو یہ صورت ہے۔ کہ نہ وہ ہمارے سامنے ہیں۔ اور نہ ملائکہ عذاب کی تلوار کے سامنے۔ بلکہ آرام سے اپنے گھروں میں بیٹھے ہیں۔ نہ تو وہ اللہ تعالےٰ کی تلوار کے سامنے آتے ہیں۔ کہ وہ انہیں فنا کر دے۔ اور نہ اس کی محبت کی آواز کو سنتے ہیں کہ ہدایت پا جائیں۔"

(۱۱) "پس اس رنگ میں کام شروع کرنا چاہئے۔ اس کے لئے ضرورت ہے ایسے مخلص کارکنوں کی۔ جو اپنا وقت اس کام کے لئے دے سکیں۔ بہت سی چٹھیاں لکھنی ہوں گی چٹھیاں چھپی ہوئی بھی ہو سکتی ہیں۔ مگر پھر ان کے بھیجنے کا کام ہو گا۔ اگر جواب آئے تو ان کا پڑھنا۔ اور پھر ان کے جواب میں بعض چٹھیاں دستی بھی لکھنی پڑیں گی۔ بعض چٹھیوں کے مختلف زبانوں میں تراجم کرنے ہوں گے۔ اور یہ کافی کام ہو گا۔ اس کے لئے جو دوستوں کو اللہ تعالےٰ توفیق دے وہ اس کام میں مدد دیں۔"

(۱۲) "جو دوست "الفضل کا خطبہ نمبر" اور "سن رائز" دوسروں کے نام جاری کرا سکیں۔ وہ اس رنگ میں مدد دیں۔" (ایسے دوست جو رقوم ارسال فرمائیں وہ "تحریک جدید" کی مد "تبلیغ خاص" کے نام سے چندہ محاسب صاحب یا فنانشل سیکرٹری تحریک جدید کے پتہ سے ارسال فرمائیں۔ مگر کوپن پر اسم وار فہرست ہو۔ کہ فلاں فلاں کی طرف سے اتنی اتنی رقم ہے اور "تبلیغ خاص" کے فنڈ میں داخل کرنے کی ہدایت صاف اور صریح الفاظ میں ہو۔ تحریک جدید کے ماتحت اس غرض کے لئے "تبلیغ خاص" کی مد کھول دی گئی ہے۔ الفضل کے خطبہ نمبر کی سالانہ قیمت ۲/۸ ہے۔ اور سن رائز کی قیمت سالانہ چار روپے ہے۔ فنانشل سیکرٹری)

اگر "الفضل کا خطبہ نمبر" اور "سن رائز" ہزار ہزار بھی فی الحال بھجوانا شروع کریں۔ تو اس پر چھ ہزار روپیہ خرچ کا اندازہ ہے۔ اور یہ کوئی ایسا خرچ نہیں۔ جماعت کے افراد خدا تعالےٰ کے فضل سے آسانی سے اسے برداشت کر سکتے ہیں۔ اگر جوش اور اخلاص کے ساتھ کام شروع کیا جائے۔ تو بہت فائدہ ہو سکتا ہے۔ اس تبلیغ کے زمانہ میں اس طرح کام کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ میں اس کے متعلق کوئی خاص تحریک نہیں کر رہا۔ جیسے "تحریک جدید" ہے۔ میں صرف یہ کہتا ہوں کہ جن کو اللہ تعالےٰ توفیق دے۔ وہ اس رنگ میں مدد کریں۔ اور اگر وہ اس میں حصہ لیں۔ تو یقیناً اللہ تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کر سکتے ہیں۔"

"سردست میں یہی تحریک کرتا ہوں۔ کہ جو دوست خواہش رکھتے ہیں۔ کہ تبلیغ کے کام میں اور زیادہ حصہ لیں وہ اس طرف توجہ کریں اور "الفضل کا خطبہ نمبر" یا "سن رائز" کے جتنے پرچے جاری کرا سکتے ہیں کرائیں۔"

دوست اپنی اپنی توفیق کے مطابق ایک پرچہ اخبار الفضل کا خطبہ نمبر یا ایک پرچہ سن رائز کا جاری کرائیں۔ یا دونو پرچے ۶/۸ دے کر ایک سال کے لئے جاری کرائیں جن کو اللہ تعالےٰ نے اس سے بھی زیادہ توفیق بخشی ہے۔ وہ زیادہ پرچوں کی قیمت ادا کریں۔ جب کہ بعض احباب نے ایک ایک سو۔ اور بعض نے اڑھائی سو روپیہ دیا ہے۔ اور پچاس پچاس یا پچیس پچیس روپیہ دینے والے تو بہت ہیں۔ لیکن جن کو ایک پرچہ اخبار الفضل کا بھی ۲/۸ میں جاری کروانے کی توفیق نہ ہو۔ وہ اڑھائی روپیہ سے کم بھی اپنی طاقت کے مطابق دے سکتے ہیں۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

ڈاک کا انتظام

موجودہ عالمگیر جنگ میں اور بیسیوں قسم کی مشکلات کے علاوہ عوام کو ایک دقت یہ بھی پیش آ رہی ہے۔ کہ ان کو بالعموم ڈاک پہلے کی نسبت دیر سے ملتی ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔ کہ فوجی ضروریات اور کوئلہ کی کمی کے باعث گاڑیوں کی تعداد بہت حد تک کم ہو چکی ہے۔

الفضل کے بعض خریدار اصحاب کو بھی یہ شکایت پیدا ہو رہی ہے۔ کہ پرچہ دیر سے ملتا ہے یا یہ کہ دو دو پرچے اکٹھے ملتے ہیں۔ جہانتک ہم سمجھتے ہیں یہ صورت جنگ کے گوناگوں نتائج کا ہی ایک نتیجہ ہے لیکن اگر کوئی دوست اس کے باوجود یہ یقین رکھتے ہوں کہ محکمہ ڈاک کے کسی ملازم کی غفلت اور کوتاہی کے باعث انہیں یہ دقت پیش آ رہی ہے۔ تو وہ ہمیں لکھیں ہم انشاء اللہ اس کے انسداد کی پوری کوشش کریں گے۔

مینیجر

ٹیوٹر کی ضرورت

مجھے اپنے تین بچوں کے لئے ایک تجربہ کار اور قابل whole Time Tutor کی ضرورت ہے دو بچے ہم لیاقت ہیں۔ اور تین سال میں بہولت میٹرک کا امتحان دے سکیں گے۔ ٹیوٹر کا تمام مضامین پڑھانے کے لائق ہونا ضروری ہے عربی دان امیدوار کو ترجیح دی جائیگی۔ تفصیل اور شرائط کے لئے ذیل کے پتہ پر لکھیں:۔ محمد یوسف احمدی چیف کیمسٹ۔ ڈاکخانہ سندھ سیمنٹ ورکس سندھ

ایک باموقعہ مکان قابل فروخت

فاروق منزل کا ایک حصہ جو امرلہ زمین پر دو منزلہ استادہ ہے۔ اوپر کی منزل میں بالاخانہ جس میں دو کمرے ایک باورچیخانہ اور پاخانہ اور صحن اور ہر طرح سے پردہ دار محفوظ اور نیچے کی منزل میں پانچ کمرے معہ بیٹھک۔ اور باورچیخانہ اور صحن و پاخانہ قابل فروخت ہے اور اس کے شمالی و مشرقی اطراف میں شارع عام کوچہ نہایت کشادہ ہیں۔ مکان نہایت موزوں جگہ پر واقعہ ہے جہاں سے ہائی سکول اور جلسہ گاہ و بورڈنگ اور ہسپتال۔ گرلز سکول قریب ہیں۔ ضرورت مند اصحاب خود یا اپنے قادیان کے دوستوں کے ذریعہ قیمت بالمقطع طے کر سکتے ہیں۔ المشتہر آر۔ پی معرفت رشید احمد خاں مینیجر فاروق منزل قادیان

محترمہ بیگم صاحبہ نواب محمد علی خانصاحب مالیر کوٹلہ کا ارشاد گرامی ملاحظہ ہو

"آپ کی فیسرین کریم میں نے ایک مریض کو منگا کر دی تھی۔ ان کا چہرہ مہاسوں (کیلوں) کی کثرت سے ایسا معلوم ہوتا تھا۔ گویا چیچک نکلی ہوئی ہے۔ اور اس قسم کے ہٹیل مہاسے تھے۔ کہ کوئی علاج کارگر نہ ہوتا تھا۔ مہاسوں کے انجکشن بھی کروا چکی تھیں۔ مگر میں خوشی سے اب یہ لکھنے کے قابل ہوں۔ کہ خدا کے فضل سے فیسرین کریم نے یہ اثر دکھوایا ہے۔ کہ ان کا چہرہ مہاسوں سے پاک ہے۔ اور داغ بالکل معدوم ہو چکے ہیں۔ بلکہ رنگ بھی پیشتر سے نکھر آیا ہے۔ مگر اب بھی وہ اس خوف سے۔ کہ دوبارہ پھنسیوں کا دورہ نہ ہو جائے اسے برابر استعمال کئے جاتی ہیں۔ اور آپ کی وہ ممنون ہیں۔"

فیسرین کریم بلاشبہ کیلوں۔ چھائیوں اور بدنما داغوں۔ الغرض چہرہ اور جلد کی تمام بیماریوں کے لئے اکسیر ہے۔ خوبصورت بناتی ہے۔ خوشبودار ہے قیمت فی شیشی ۱/۲ محصولڈاک ذمہ خریدار۔ ہر جگہ بکتی ہے۔ اپنے شہر کے جنرل مرچنٹ اور مشہور دوا فروشوں سے خریدیں۔ نوٹ قادیان میں فیسرین کریم میسرز سیالکوٹ ہاؤس سے خرید فرمادیں۔ وی۔ پی منگوانے کا پتہ:۔ **فیسرین فارمیسی امرتسر پنجاب**

شباکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے۔ کونین خاص تو ملتی نہیں۔ اور ملتی ہے۔ تو چھ سات روپے اونس۔ پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہو جاتی ہے سر میں درد اور جگر پیدا ہو جاتے ہیں۔ گلا خراب ہو جاتا ہے۔ جگر کا نقصان ہوتا ہے۔ اگر ان امور کے بغیر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں۔ تو شباکن استعمال کریں۔

قیمت بکیصد قرص ایک روپیہ پچاس قرص ۹/ ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمت خلق قادیان

ضرورت رشتہ

میرے ایک عزیز مخلص احمدی نوجوان عمر ۲۲ سال کے لئے رشتہ درکار ہے۔ وہ تعلیم یافتہ معزز زمیندارہ خاندان سے ہے۔ خواہشمند اصحاب پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں:۔ (چودہری) مسعود احمد چہور ۱۱۷ مغلاں ڈاکخانہ ساہنکہ ضلع شیخوپورہ

ضرورت ہے

قادیان کی ایک فیکٹری میں کام کرنے کے لئے مندرجہ ذیل کاریگروں کی ضرورت ہے (۱) **خرادی**۔ جو کہ خراد پر عمدگی سے کام کر سکیں۔ اور تجربہ کار ہوں (۲) **فٹر**۔ ہر قسم کا فٹنگ کا کام کر سکتے ہوں (۳) **ڈائی میکر**۔ ہر قسم کی ڈائیاں بنانے میں ماہر ہو (۴) **ٹین ساز**۔ ٹین کے مختلف کام کر سکتے ہوں (۵) مڈل پاس یا انٹرنس پاس لڑکے جو ٹیکنیکل کام سیکھنے کی خواہش رکھتے ہوں انکے لئے مفت میں کام سیکھنے کا نادر موقعہ ہے۔ انکے علاوہ ایک **ہیڈ مستری** کی ضرورت ہے۔ جو کہ ورکشاپ کے کاریگروں کی عمدگی سے نگرانی کر سکے۔ اور کام کو صحیح طور پر چلا سکے۔ خود بھی کام جانتا ہو اور دوسروں سے کام لینے کی اہلیت رکھتا ہو۔ درخواستیں مع نقول سرٹیفکیٹ ہم معرفت **مینجر صاحب الفضل** قادیان کے پتہ پر ہوں!

ضرورت!

ایک تجربہ کار اکونٹنٹ۔ ٹائپسٹ کلرک اور چند دوسرے کلرکوں کی قادیان کی ایک فیکٹری کے لئے ضرورت ہے۔ تجربہ کار آدمیوں کو ترجیح دی جائیگی ملازمت سے ریٹائرڈ اصحاب بھی جو کام کرنیکے قابل ہوں درخواستیں بھجوا سکتے ہیں۔

تمام درخواستیں مع نقول سرٹیفکیٹ بنام **ا۔م** معرفت مینجر صاحب الفضل قادیان آنی چاہئیں!

روحانی علاج

استغفار۔ درود اور دعا ہے جسمانی علاج کے لئے ہومیوپیتھک علاج نہایت موزوں اور لطیف علاج ہے۔ دوائیں زود اثر مگر کم خرچ ہیں ہسٹیریا۔ لیکوریا۔ دیگر نسوانی امراض مردانہ۔ پوشیدہ گندہ امراض۔ ذیابیطس۔ دمہ۔ دق سفید داغ۔ بواسیر مرگی۔ پرانا ملیریا۔ کاربنکل۔ پائیوریا۔ ناسور۔ کنٹھ مالا گنٹھیا۔ تلی سانپ کاٹے کی دوا کی منگوائیے

ڈاکٹر ایم۔ ایچ احمدی معرفت الفضل قادیان

ایک نہایت بلموقع مکان قابل فروخت

مسجد مبارک سے قریباً دو منٹ کے فاصلہ پر واقع ایک دو منزلہ پختہ مکان قابل فروخت ہے۔ نچلی منزل میں ڈیوڑھی۔ بیٹھک اور ایک رہائشی کمرہ۔ باورچی خانہ ہے۔ اور بالائی منزل میں ایک کمرہ اور ایک باورچی خانہ۔ تیسری منزل پر ایلیفا کے پر دو کمرے ہیں۔ دوسری منزل کے سامنے بازار کی طرف بڑھی ہوئی گیلری بھی ہے تمام مکان میں دیار کی لکڑی لگی ہوئی ہے۔ غرض مکان ہر اعتبار سے موزوں ہے۔ خواہشمند اصحاب قیمت کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت یا بالمشافہ فرمائیں۔

فضل احمد پنشنر دفتر محاسب قادیان

جبوب جوانی

جوانی عمر کے کسی خاص حصہ کا نام نہیں۔ جوانی اس طاقت کا نام ہے۔ جو انسان اپنے اندر محسوس کرتا ہے۔ ایسا آدمی ہر عمر میں جوان ہے۔ اگر اس جوانی کی ضرورت ہے۔ تو مادہ حیات پیدا کرنے والی دوا حبوب جوانی استعمال کریں۔

قیمت پچاس گولیاں تین روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان پنجاب

MACLIGHT

بلیک آوٹ کے لئے

NIGHT LAMP

اے سی بجلی کے علاقہ کیلئے

نعمتِ عظمیٰ
میک لائٹ (نائٹ لیمپ)

۹۹ فیصدی خرچ میں بچت

روزانہ تمام رات مسلسل جلانے سے تین ماہ میں صرف ایک یونٹ بجلی خرچ کرتا ہے۔ رات کو سوتے وقت اندھیرے گھپ کی بجائے ٹھنڈی آرام دینے والی روشنی۔ بال بچوں والے گھروں کیلئے بیحد ضروری چیز۔ دیکھنے میں خوبصورت عمر میں پائیدار۔ میک لائٹ کے ہر ایک بکس میں ایک سال کی گارنٹی کا لیبل رکھا ہوتا ہے:

اپنے شہر کے دوکاندار سے طلب کریں

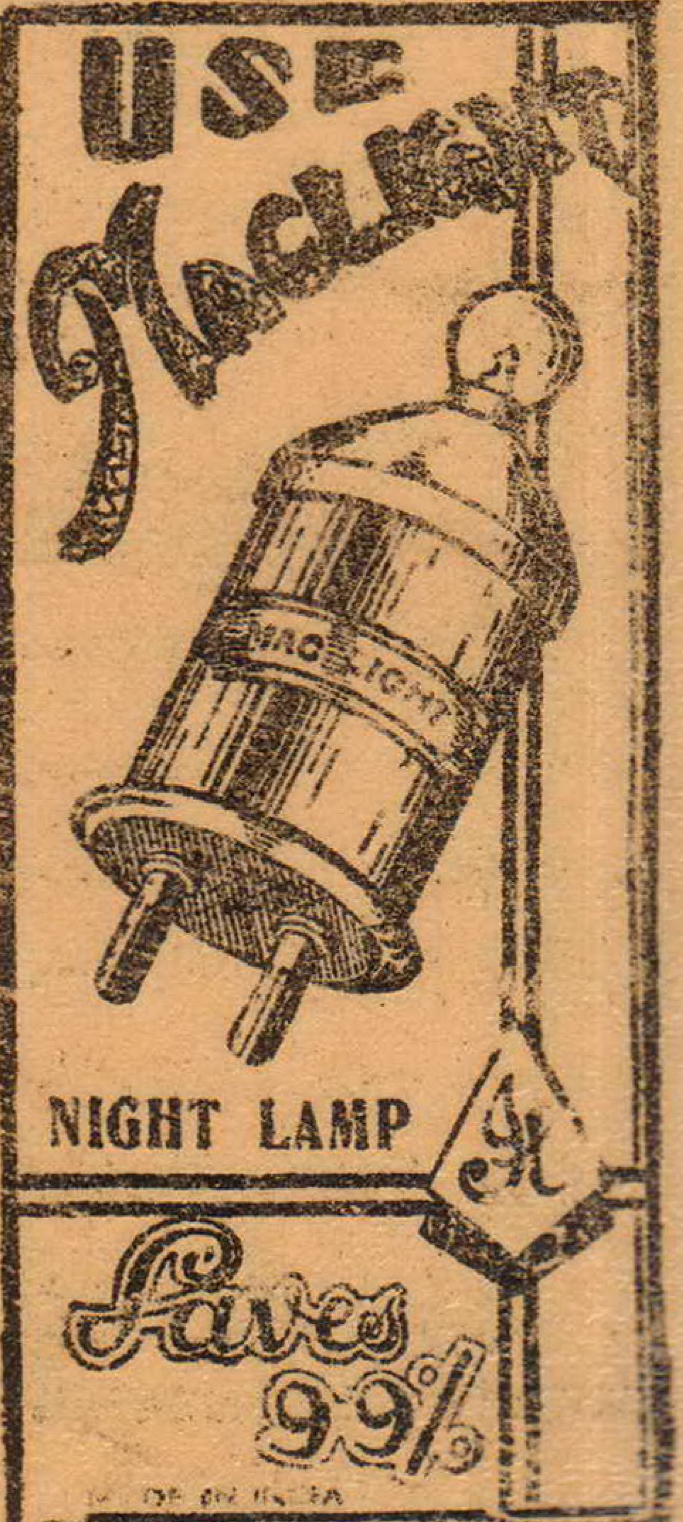

میک ورکس قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

قاہرہ ۲ نومبر۔ مشرق وسطیٰ کے مشترکہ اعلان میں درج ہے کہ ۳۱ اکتوبر اور یکم نومبر کی درمیانی رات دشمن نے ریلوے اور ساحل کے درمیان اپنے مورچوں کے مغرب میں ہماری فوجوں پر حملہ کی کوشش کی۔ ہماری پیدل فوجیں ڈٹی رہیں۔ مگر دشمن کے ٹینک ہمارے مورچوں کے کچھ اکا دکا مقامات میں داخل ہو گئے۔ ریوٹر کے سپیشل نامہ نگار کا بیان ہے کہ العالمین میں لڑائی فیصلہ کن مرحلہ میں داخل ہو گئی ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ اتحادی فوجوں نے محوریوں کے مورچے توڑ دیئے ہیں۔ اور شمالی مصر میں رومیل کے انتہائی مغربی بازو کے مغرب میں اپنے مورچے بنا رکھے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی بہت سی فوجیں پھندے میں ہیں۔ مگر ابھی یہ دیکھنا باقی ہے کہ یہ پھندا اپنے شکار کو قابو میں رکھنے کے لئے کافی مضبوط بھی ہوگا یا نہیں۔ رومیل نے اس صورت حال سے اپنے بچاؤ کی امید میں ٹینکوں سے حملہ کیا ہے۔ مگر وہ اتنا ہی کر سکا ہے کہ اس کے کچھ ٹینک پھندے کو چیر کر داخل ہو گئے ہیں۔ ہو سکتا ہے۔ کہ ان کے لئے واپس نکلنے کا راستہ آسان نہ رہے۔

ماسکو ۲ نومبر۔ سٹالین کے صنعتی حصہ پر جرمنوں کا بڑا حملہ شروع ہونے کے چوبیس گھنٹہ بعد ہی ناکام ثابت ہوا ہے۔ نہ صرف جرمنوں کے حملہ کی شدت کم ہو رہی ہے۔ بلکہ تازہ ترین اطلاع میں روسیوں کی پیشقدمی کا ذکر کیا گیا ہے۔ دریں اثناء جرمن ہوائی حملے جاری ہیں۔ ہر روز پچاس اور ایک سو کے درمیان ہوائی جہاز بمباری کرتے ہیں۔ جرمن جہاز والگا کی گزرگاہوں پر بمباری کر رہے ہیں۔ روسی ہوائی جہاز جرمنوں کو بہت تنگ کر رہے ہیں۔ پچھلے ہفتہ ۸۰ جرمن ہوائی جہاز فضائی لڑائیوں میں گرائے گئے۔

ماسکو ۲ نومبر۔ روسی فوجوں نے سٹالنگراڈ کے علاقہ میں جوابی حملے کر کے جرمنوں کو کئی ایک مورچہ بند عمارتوں سے نکال دیا۔ ایک مکان کی جس کو جرمنوں نے چاروں طرف سے گھیر لیا تھا۔ حفاظت صرف ایک سرخ سپاہی کرتا رہا۔ نالچک کے علاقہ میں روسی فوجوں نے اپنے بچاؤ کے لئے گھمسان کی لڑائیاں لڑیں۔ توابسی کے شمال مغرب میں جرمنوں کی اگلی فوجوں نے ہماری چوکیوں میں داخل ہونے کی کوشش کی لیکن انہیں گھیر کر تباہ کر دیا گیا۔ روسی فوجیں بحیرہ اسود کی بندرگاہ توابسی کے شمال مشرقی علاقہ میں جرمنوں پر سخت دباؤ ڈال رہی ہیں۔ ایک جرمن فوج کو گھیر لیا گیا۔

سڈنی ۲ نومبر۔ نیوگنی میں بونیں اور فیبری کے درمیان جاپانی جنگی اور تجارتی جہازوں پر شدید ترین بمباری کی گئی۔ سالموا کے رقبہ میں جاپانیوں کی سرگرمیاں بڑھ گئی ہیں۔ اور انہوں نے لڑاکے جہازوں کی ایک جمعیت نیوگنی بھیجدی ہے۔ کوکوڈا کی طرف اتحادی پیشقدمی جاری ہے۔

مدراس ۲ نومبر۔ یہ افواہ بڑے زور سے پھیلی ہوئی ہے کہ سر راما سوامی مدلیار ممبر ایگزیکٹو کونسل مدراس کی گورنری حاصل کرنے کے لئے دوڑ دھوپ کر رہے ہیں۔ اور اس امر کا امکان ہے کہ وہ کامیاب ہو جائیں گے۔

بمبئی ۲ نومبر۔ ایک پولیس افسر نے ایک موٹر کو کھڑا کر کے اس میں سے پانچ بم برآمد کئے ہیں۔ ڈرائیور نے چلتی گاڑی میں سے چھلانگ لگا کر بھاگ گیا۔ موٹر معمولی رفتار سے چل رہی تھی۔ پولیس افسر نے اسے کھڑا کر دیا۔ موٹر میں کوئی بھی نہ تھا۔ اگلی سیٹ میں پانچ بم رکھے ہوئے تھے۔ جن میں سے ہر ایک ۳۰ پونڈ وزنی تھا۔

واشنگٹن ۲۔ نومبر۔ بحری محکمہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ مشرق بعید میں آبدوزوں نے سات جاپانی جہازوں کو ڈبو دیا ہے تین دوسرے جہازوں کو جن میں ایک تباہ کن جہاز اور ایک طیارہ بردار جہاز بھی شامل ہیں۔ کو نقصان پہنچایا گیا۔

لاہور ۲۔ نومبر۔ سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب نے تقریر کرتے ہوئے مشرق وسطیٰ کے دورہ کے متعلق اپنے تاثرات بیان کئے۔ آپ نے کہا۔ کہ ہماری فوجوں کے حوصلے بڑے بلند ہیں۔ طبروق پر دشمن کے قبضہ کے بعد ایک ہندوستانی دستہ نے ہتھیار ڈالنے سے انکار کر دیا تھا اور ہتھیار ڈالنے کے ۲۴ گھنٹہ کے بعد اس دستہ کے کچھ سپاہی کافی معلومات لے کر دشمن کی لائنوں سے بھاگ کر آ گئے۔ میں اس اعلان کو دوہرانا چاہتا ہوں۔ کہ فوجوں کے خاندانوں کی حفاظت کے لئے سب کچھ کروں گا۔ اور اگر کسی نے کوئی شرارت کی۔ تو اسے کچل دیا جائے گا اپنی فوجوں کی قربانی کی وجہ سے ہمیں آزادی کا فرمان مل چکا ہے۔

واشنگٹن ۲۔ نومبر۔ مسٹر روزویلٹ نے امریکن کانگرس سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ ایسا قانون بنایا جائے جس کی رو سے ان کو اختیارات ہونے چاہئیں۔ کہ وہ دوران جنگ میں امریکہ اور دیگر اتحادی ملکوں کے درمیان تجارتی چیزوں۔ درآمد برآمد پر چنگی اور کسٹم کو ملتوی کر دیں۔ تا کہ سپلائی۔ آمد و رفت اور اطلاعات بآسانی ادھر اُدھر بھیجی جا سکیں۔

ڈیرہ دون ۳۔ نومبر۔ سب ساگر کے سرکٹ ہاؤس کو آگ لگا دی گئی۔ لیکن بہت زیادہ نقصان ہونے سے پہلے ہی آگ بجھا دی گئی۔

پٹنہ ۳۔ نومبر۔ ایک سرکاری اعلان شائع کیا گیا ہے۔ کہ ۲۷ اکتوبر کی صبح کو ساسرام میں ایک پہاڑی کے دامن میں واقع ایک کانگرسی کے مکان پر چھاپہ مارا گیا۔ دو آدمی گرفتار کر لئے گئے۔ تلاشی میں ریلوے کے چرائے ہوئے اوزار بھی برآمد ہوئے۔ جن سے ریلوے لائنوں کو اکھاڑا جا سکتا تھا۔ جھنڈے اور قابل اعتراض لٹریچر بھی برآمد ہوا۔ ۲۸۔ اکتوبر کی رات کو پٹنہ شہر میں ٹیلیفون کا ایک بکس جلا دیا گیا۔ اسی ضمن میں ایک گھر کی تلاشی لی گئی۔ جہاں سے بہت سے جھنڈے اور کانگرسی اشتہار ملے سنبھوم میں دو آدمیوں کو ۲۸ اکتوبر کو گرفتار کیا گیا۔ وہ سیشن کورٹ پر چپ کر چڑھ رہے تھے۔ چند اضلاع میں اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ دو جگہ تاریں بھی چرائی گئیں۔

عہدیدار احباب سے ایک ضروری گذارش

آج کے پرچہ میں "تبلیغ خاص" کے متعلق خطبہ شائع ہو رہا ہے۔ اور گذشتہ سے پیوستہ خطبہ کا بھی جو "تبلیغ خاص" کا خطبہ ہے اقتباس دیا جا رہا ہے۔

ہر جماعت اپنی جماعت کے مردوں سوراتوں اور بچوں کو جمع کر کے خطبہ لفظ بلفظ مع اقتباس کے سنا دیں۔ اور اس تبلیغ خاص کی غرض و غائت احباب کے ذہن نشین کر دیں۔ عہدہ داران کو چاہیئے۔ کہ وعدہ کرنے والوں کی فہرست جو اسی وقت دینے والے ہوں۔ یا ہفتہ عشرہ میں دینے کا وعدہ ہو۔ یا زیادہ سے زیادہ اس ماہ میں ادا کر دینے والے ہوں۔ بنا کر جلد سے جلد براہ راست حضرت حضور پیش فرما دیں اور "تحریک جدید کی مد تبلیغ خاص" میں اسم وار تفصیل کے ساتھ محاسب صاحب یا فنانشل سکرٹری تحریک جدید کے پتے سے ارسال فرما دیں۔ یہ بھی یاد رہے۔ کہ سال ہشتم کے وعدوں کے سو فیصدی پورا کرنے کی بھی آخری میعاد ۳۰ نومبر ۱۹۴۲ء ہے۔

(فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

اکسیر اٹھراء

جن مستورات کے ہاں اولاد نہ ہوتی ہو یا اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ ان کیلئے "اکسیر اٹھراء" لاثانی دوا ہے۔ اکسیر اٹھراء کے ساتھ قلب الحجر کا استعمال بے حد فائدہ بخش ہے۔ ہم "اکسیر اٹھرا" کی مکمل خوراک یکمشت خریدنے والوں کو قلب الحجر کی نوماہ کی خوراک مفت دیتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس سے بڑھ کر اور کیا رعایت ہو سکتی ہے۔ اکسیر اٹھرا قیمت فی تولہ ایک روپیہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولے قیمت دس روپے۔

طبیہ عجائب گھر قادیان

احباب اس امر کو ہمیشہ مدنظر رکھیں کہ وی۔ پی واپس کرنے سے الفضل کو نقصان پہنچتا ہے!

(مینجر)

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی